Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

31

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ـــ ڈیڑھ آنہ

یوم:- یکشنبہ ـ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۰ اخاء ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۲

ترکی کو معاہدہ برسلز میں شامل کرنے کا مطالبہ

بون ۹ اکتوبر۔ مغربی جرمنی اور ترکی میں طے پایا ہے کہ برسلز کے حفاظتی معاہدہ میں ترکی کی شمولیت کا مطالبہ کیا جائے۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مینڈریز اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنہور کے درمیان چھ روز تک جو بات چیت ہوئی۔ اس کے خاتمہ کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یورپ کے ملکوں کو جن خطروں کا سامنا ہے۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یورپی ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہونے چاہئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مشرقی جرمنی اور ترکی کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدہ کی بات چیت اگلے مہینے انقرہ میں شروع ہوگی۔

امریکہ ایک ارب ڈالر کی فاضل پیداوار ارزاں نرخوں پر فروخت کریگا

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ امریکہ کی حکومت نے آئندہ تین سال کے لئے ایک ارب ڈالر کی فاضل زرعی پیداوار فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں سے تیس کروڑ ڈالر کی پیداوار بطور تحفہ ان ملکوں میں بھیجی جائے گی۔ جہاں خوراک کی قلت ہوگی۔ باقی ستر کروڑ ڈالر کی پیداوار عالمی منڈیوں میں بازار کے بھاؤ سے کم پر فروخت کی جائے گی۔ جن ممالک کو یہ پیداوار فروخت کی جائے گی انہیں اپنی کرنسی میں قیمت ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔

غوث پور بند کے تیرہ شگافوں میں سے دس شگاف مکمل طور پر بند کر دئے گئے

ضلع ملتان کی بڑی بڑی سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں ضلع لائلپور میں بھی حالات مخدوش ہو رہے ہیں

لاہور ۹ اکتوبر۔ غوث پور بند میں جو تیرہ شگاف پڑ گئے تھے ان میں سے تین کے سوا باقی تمام شگاف پُر کر دئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے سدھنائی ہیڈورکس پر پانی کا اخراج بڑھ گیا ہے آج صبح اس مقام پر پانی کا اخراج ۳۱۴۹۱ مکعب فٹ تھا۔ یہ تمام شگاف فوج نے چھتیس گھنٹے کی مسلسل اور شبانہ روز جدو جہد کے بعد بند کئے ہیں۔ عبدالحکیم اور جان محمد والا کے درمیان ریل کی پٹڑی کی مرمت بھی کر دی گئی ہے ضلع ملتان میں سات بڑے بڑے ہوائی راستوں پر سیلاب کی وجہ سے آمدورفت بند ہے۔ لاہور منٹگمری ملتان روڈ پر خانیوال اور کبیر والا کے درمیان سڑک کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دوسری دو بڑی سڑکیں بھی ضلع ملتان میں ہیں۔ باقی پانچ سڑکوں کی مرمت اور ان پر سے پانی کی نکاسی کا کام جاری ہے لاہور سرگودھا روڈ۔ جھنگ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ پیچا وطنی بوڑیوالا روڈ۔ بھائی پھیرو۔ مانگٹانوالہ روڈ اور میاں چنوں عبدالحکیم سرائے سدھو روڈ پر منگل کو آمدورفت پھر شروع ہو جائے گی۔ ضلع لائل پور میں دریائے راوی کے سیلاب سے حالات مخدوش ہو رہے ہیں اگرچہ علی پور کا بند فی الحال صحیح سالم ہے۔ لیکن حویلی کے مقام پر چھ فٹ پانی کھڑا ہے۔ مظفر گڑھ میں دریائے چناب کا پانی اترتا جا رہا ہے۔ کل پنج ند میں پانی کا اخراج ایک لاکھ تہتر ہزار دو سو مکعب فٹ تھا۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ کے دو افسر صورت حال کا مطالعہ کرنے اور امداد کی ضرورت کا اندازہ لگانے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور جا رہے ہیں۔ پنجاب کے وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے آج متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ اور امدادی کام دیکھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۹ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی تمام رات بے خوابی میں کٹی اور نقرس کی تکلیف بھی ابھی کچھ باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام

مرتب کرنے میں مدد دیں گے

نیویارک ۹ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جو ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج مقرر ہوئے ہیں کہا ہے کہ میں اپنے اصل کام کے علاوہ لیڈن یونیورسٹی کے منتظمین کو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام تیار کرنے میں بھی مدد دوں گا۔

آزاد ناگا ری پبلک فیڈریشن کا قیام

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ ہندوستان کے مشرقی علاقے میں ناگا قبائلیوں نے آزاد ناگا ری پبلک فیڈریشن بنا لی ہے اس کی حکومت کی باگ ڈور ایک ناگا لیڈر نانکن نے سنبھالی ہے۔ اور پندرہ وزیروں کی کونسل بھی بنائی ہے۔ ناگا قبائل آسام کے پانچ ہزار مربع میل میں رہتے ہیں۔ اور ان کی تعداد سات لاکھ ہے۔ نئی حکومت نے اپنے مخالف کئی سرداروں اور قبائلیوں کو پھانسی دے دی ہے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ مقیم نئی دہلی نے یہ خبر دی ہے۔ کہ آسام کے ایک قبائلی لیڈر نے آسام کے قبائلی لیڈروں کی ایک کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پہاڑی ریاست کے نام سے ایک علیحدہ ریاست قائم کی جائے۔

لنکا اور فن لینڈ میں سفارتی تعلقات

کولمبو۔ ۹ اکتوبر لنکا اور فن لینڈ نے آپس میں سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہندوستان اور لنکا کی بات چیت شروع ہوگئی

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ چین کے ہندوستانی نسل کے باشندوں کے مستقبل کے متعلق آج ہندوستان اور لنکا کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہوئی۔ لنکا کے وفد کی قیادت وہاں کے وزیر اعظم سر جان کوٹلے والا کر رہے ہیں۔ لنکا کا کہنا ہے کہ جن ہندوستانیوں کو لنکا کی شہریت کا حق نہیں دیا گیا انہیں خود بخود ہندوستانی شہریت کا حق مل جانا چاہیئے۔ لیکن ہندوستان یہ مطالبہ نہیں مان رہا ہے۔

سیدنا شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا واپس جانے کیلئے کراچی روانہ ہوگئے

لاہور ریلوے اسٹیشن پر مقامی احباب، جنرل پریذیڈنٹ ربوہ اور انڈونیشی طلباء نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

لاہور ۹ اکتوبر۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا ربوہ میں قریباً ایک سال قیام کرنے کے بعد انڈونیشیا واپس جانے کے لئے آج شام پنجاب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہی ہیں۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ اور وکالت تبشیر کے نمائندے مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاہد کے علاوہ پانچوں انڈونیشی طلباء صالح شبیبی صاحب، منصور صاحب، الجلیار ذکریا صاحب، الہ دین انور صاحب اور محی الدین شاہ صاحب بھی آپ کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح مقامی جماعت کے بہت سے احباب اور ربوہ سے آئے ہوئے حضرات نے دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ مقامی احباب میں سے جنہوں نے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو الوداع کہا، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب، سید بہادل شاہ صاحب اور شاہد محمد اشرف صاحب بھی شامل تھے۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب جو ۱۲ سال تک انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر پاکستان واپس تشریف لائے تھے۔ دوبارہ میدان تبلیغ میں واپس جانے کے لئے دو بجے بعد دوپہر ربوہ سے لاہور پہنچے تھے۔ یہاں آپ نے کراچی روانہ ہونے سے قبل مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے ہمراہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے مرکزی ریلیف آفس کا معائنہ کیا۔ جہاں قائد مجلس مکرم محمد سعید احمد صاحب نے مقامی خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے اراکین سے آپ کا تعارف کرایا نیز مجلس نے سیلاب زدہ علاقے میں اب تک جو ریلیف کا کام کیا ہے اس کی تفصیلات سے بھی آپ کو مطلع کیا گیا۔ جس پر آپ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے خدام کے حق میں دعا فرمائی قائد کی درخواست پر آپ نے وعدہ فرمایا کہ آپ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے انڈونیشیا کے خدام بھائیوں تک ان کا محبت بھرا پیغام پہنچا دیں گے (پیغام کا متن آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں) روانہ ہونے سے قبل آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات اور دعا کا شرف بھی حاصل کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مومن اور منافق کی مثال

عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومن الذی یقرأ القراٰن مثل الاترجۃ ریحھا طیّب وطعمھا طیّب ومثل المومن الذی لایقرأ القراٰن مثل التمرۃ لاریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القراٰن مثل الریحانۃ ریحھا طیّب وطعمھا مُرٌّ ومثل المنافق الذی لایقرأ القراٰن کمثل الحنظلۃ لیس لھا ریحٌ وطعمھا مُرٌّ (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوموسےٰ اشعری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نارنگی کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی عمدہ ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کی خوشبو تو نہیں ہے اور مزا میٹھا ہے۔ اور جس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نیازبو کی طرح ہے اس کی خوشبو تو اچھی ہے۔ مگر مزا کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا تمّے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کوئی نہیں اور مزا بھی کڑوا ہے۔

لجنات اماء اللہ کیلئے خدمت خلق کا بہترین موقعہ

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تین ہفتے ہوئے تحریک فرمائی تھی۔ اور اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ یہ وعدے لکھوانے کا وقت نہیں جو پیش کر سکیں وہ فوری طور پر پیش کر دیں۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم لجنات نے اس چندہ کی طرف توجہ دی ہے۔ خدمت خلق کے ایسے موقعے بہت کم ملتے ہیں۔ پس تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد سیلاب زدگان کی مدد کے لئے چندہ جمع کریں۔ اور مدد وہی ہے جو وقت پر کی جائے۔ اس وقت ہزاروں لاکھوں مرد عورت بچے بے گھر پڑے ہیں۔ ان کو غذا کی بھی ضرورت ہے۔ کپڑے اور ادویہ کی بھی ضرورت ہے۔ بہنیں اور تو کچھ کر نہیں سکتیں۔ مالی امداد ہی دے سکتی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ جس قدر جلدی چندہ دے سکتی ہوں بھجوائیں۔ تاکہ وہاں وقت پر مدد پہنچے (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ٹنڈر برائے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے لئے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات کے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات مورخہ ۲۵ راکتوبر تک اپنے ٹنڈر بھجوا دیں یا خود آکر بالمشافہ گفتگو کر لیں۔ یہ ضروری نہیں ہوگا کہ سب سے کم ریٹ کا ٹنڈر منظور کیا جائے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

(۱) ٹھیکہ انتظام نانبائیاں
(۲) ٹھیکہ انتظام باورچیاں
(۳) " " آٹا گندھائی
(۴) " " پیڑے کروائی
(۵) " " ماشکیاں
(۶) " " خاکروب
(۷) " " نصب کروائی تنور
(۸) " " مزدوران اٹھوائی دیگ
(۹) " " گوشت گائے
(۱۰) ٹھیکہ انتظام گوشت بکری
(۱۱) " " گھی دیسی
(۱۲) " " سبزی
(۱۳) " " پسائی آٹا
(۱۴) " " ظروف گلی
(۱۵) " " گیس روشنی
(۱۶) " " قلعی دیگ
(۱۷) " " چیروائی لکڑی
(۱۸) " " ڈب یا پرالی

(افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ کے لئے ناظم مکانات

حسب سابق امسال بھی چوہدری ظہور احمد صاحب ناظم مکانات مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکانات کے سلسلہ میں ان سے خط و کتابت کریں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا خدا تعالیٰ سے کیسا تعلق ہونا چاہیئے

"ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ" دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے۔ اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالےٰ اور بندے کے رابطہ کا ہونا چاہیئے۔ کبھی اللہ تعالےٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے۔ اور کبھی بندہ اس کی قضا و قدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالےٰ کا ہی ہے۔ کہ وہ بندوں کا امتحان لے۔ اور یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے۔ کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔" (ملفوظات)

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ جمعہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو"

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں (ناظر بیت المال)

جامعۃ المبشرین کی عمارت کی فوری تکمیل کی ضرورت

— وعدہ کنندگان سے اپیل —

احباب کو معلوم ہے کہ جامعۃ المبشرین کی عمارت بن رہی ہے اس کی فوری تکمیل ضروری ہے۔ اس لئے ان تمام احباب سے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے وعدے کر رکھے ہیں درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے وعدوں کو پورا فرمائیں۔ اور اپنے اپنے وعدہ کی رقم تعمیر جامعۃ المبشرین کی مد میں افسر صاحب امانت ربوہ کے نام جلد تر ارسال فرمائیں۔ ایسے احباب کے نام دفتر سے بھی یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اور بعض دوستوں کو بھی جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ بہر حال یہ کام جلد ہونا ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے یہ عمارت مکمل ہو سکے۔ یاد رہے کہ دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لینا اپنے لئے دائمی ثواب حاصل کرنا ہے۔ خاکسار ابوالعطاء پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

دعوت نامہ برائے مجلس تجار

ربوہ دار الہجرت میں عنقریب مجلس تجار قائم کی جا رہی ہے۔ سب تجار کو اکٹھا کرنا اور ان کے اندر دلچسپی پیدا کرنا اس مجلس کا فرض اولین ہوگا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدی تجار کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے ممبروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کوئی چندہ مقرر نہیں فرمایا ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق چندہ دے چاہے کوئی ایک پیسہ ہی دے اس لئے جملہ تاجران کو اطلاع کی جاتی ہے کہ جلد سے جلد مجلس تجار کا ممبر ہونے کی درخواست بھجوائیں۔ (ناظر امور عامہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء

32

ہوشیار باش

ایک لوکل معاصر میں شیخ حسن الہضیبی مصر کی اخوان المسلمین کے مرشد عام کے متعلق خبر شائع ہوئی ہے کہ اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ خبر رائٹر ایجنسی کی ہے۔ اسی اخبار میں حسن الہضیبی کا ایک مکتوب مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۵۴ء بھی شائع ہوا ہے۔ جس پر معاصر کے ادارہ کی طرف سے ایک تعارفی نوٹ بھی شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"اخوان کے متعلق جو خبریں آیا کرتی ہیں۔ ان کے متعلق ہماری یہ رائے ہے کہ چونکہ وہ ایسی ایجنسیوں کی معرفت آتی ہیں جو انگریزوں کے زیر اثر ہیں۔ اس لئے ان میں صداقت بہت کم اور اخوان کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ تازہ اطلاع کہ شیخ حسن الہضیبی روپوش تھے ایک کھلا ہوا سفید جھوٹ ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ شیخ موصوف نے ۲۴؍ اگست ۱۹۵۴ء کو جمال عبدالناصر کو ایک کھلا خط لکھا۔ اور پھر ایک ماہ بعد یعنی آج سے پندرہ روز پہلے ۲۲؍ ستمبر ۱۹۵۴ء کو ایک خط لکھا۔ یہ دونوں خط عرب ممالک میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر شیخ روپوش ہوتے تو یہ خط وہ کس طرح لکھ کر شائع کرا سکتے ہیں"؟

اس کا اصولی ماحصل یہ ہے کہ اگر ایک شخص روپوش ہو تو وہ خط لکھ ہی نہیں سکتا۔ اور نہ وہ اخبارات میں شائع کرا سکتا ہے؟ یہ ہے وہ معقولیت جس کا ڈھنڈورا ہر ٹریکٹ ہر بیان ہر تصنیف میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے قیم اور دیگر امراء اضلاع اور نمائندگان اخبارات دنیا میں پیٹتے پھرتے ہیں۔ یہ نمونہ از خروارے سمجھ لیجئے۔ پھر غور فرمایئے کہ ایک آدمی جس کے ہزاروں پیرو ہوں۔ وہ اگر روپوش ہو جائے تو نہ تو وہ خط لکھ سکتا ہے۔ اور نہ اخبارات میں شائع کرا سکتا ہے۔ جو خط شائع کیا گیا ہے اس میں حسب ذیل پتہ درج ہے۔

حسن حضیبی۔ مرشد عام اخوان المسلمین مصر

سوال یہ ہے کہ جب حکومت کو ایسے مفصل پتہ کا علم تھا تو اس نے اسکو پہلے ہی گرفتار کیوں نہ کیا۔ پھر کہا جاتا ہے کہ وہ مغربی تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ حکومت مصر کی سی آئی ڈی کتنی نالائق ہے کہ ایسے مفصل پتہ اور مرشد عام کی مغربی تعلیم یافتہ ہونے کی خصوصیت سے بھی ان کا پتہ نہ لگا سکی۔ اور اب ایک عرصہ گزرنے کے بعد کہیں جا کر جب کہ رائٹر نے خبر دی ہے مرشد عام حسن الہضیبی صاحب کو قاہرہ کے قریب پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ خبر حسب ذیل ہے۔

قاہرہ ۸؍ اکتوبر۔ آج صبح سویرے ہیڈ کوارٹرز نے اعلان کیا ہے۔ کہ اخوان المسلمین کے قائد اعلیٰ حسن الہضیبی کو یہاں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا ہے کہ ان کی گرفتاری اس اشتہار کی تقسیم کے بعد عمل میں لائی گئی ہے۔ جس میں عوام کو مصر کی موجودہ حکومت کے خلاف بھڑکایا گیا ہے۔ اور جس پر ان کے دستخط ہیں۔ انہیں قاہرہ کے قریب سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مصری اخباروں نے آج حسن الہضیبی کی گرفتاری کی خبر شائع نہیں کی۔ اور سرکاری حکام نے ان کی گرفتاری کی وجہ بتلانے سے انکار کر دیا۔"

جو خبریں آ رہی تھیں وہ یہی تھیں کہ آپ قاہرہ ہی کے پاس کہیں روپوش ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ رائٹر صرف یہی ایسی ایجنسی نہیں ہے جس پر انگریزوں کا اثر ہو۔ البتہ اسٹار انگریزوں کی ایجنسی ہے چنانچہ اس معاصر کے صفحہ ۳ پر اسٹار نیوز ایجنسی کے ذریعہ مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"دمشق ۸؍ اکتوبر۔ شام کی اخوان المسلمون کے نگران عام السید مصطفیٰ السباعی نے مصر کی فوجی حکومت کے اس حکم پر شدید نکتہ چینی کی ہے جس کے تحت مصر کی الاخوان المسلمون کے پانچ ارکان کو جن میں سکرٹری جنرل عبدالحکیم عابدین بھی شامل ہیں مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ انقلابی کونسل نے ایک خطرناک اور افسوسناک مثال قائم کی ہے۔ حالانکہ متذکرہ پانچ اشخاص نے صرف اینگلو مصری معاہدہ سویز کی مخالفت کی تھی۔ اور انہیں مقدمہ چلائے بغیر قومیت سے محروم کرنا محض نفرت و حقارت کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔"

پھر حسن الہضیبی کا جو خط مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۵۴ء اسی معاصر میں اسی پرچے میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مرشد عام حسن الہضیبی صاحب فرماتے ہیں۔

"مصر کے معاملات و حالات کے متعلق میرے اور برطانوی سفیر کے مابین کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ آپ خود جانتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اپنے ہاں آنے کی خود دعوت دی تھی۔ ۲۰؍ فروری ۱۹۵۳ء کو میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے دعوت نامہ ملا۔ میں نے اسی وقت آپ کو اطلاع دی کہ میں نے ۲۴ فروری (بروز بدھ) ملاقات کے لئے طے کر لیا ہے۔ میں نے آپ سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اگر آپ کوئی خاص چیز برطانوی سفیر کے سامنے رکھنا چاہتے ہوں تو مجھے اس کی اطلاع دیں۔ تاکہ میں اسے پیش کر سکوں۔ میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ الاخوان المسلمون اپنی اس پالیسی پر قائم ہیں کہ جب تک انگریز مصر میں موجود ہیں ان سے کوئی گفت و شنید نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے اس وقت فرمایا کہ

"اس وقت آپ ملاقات کر آیئے بعد میں ہم لوگ آپس میں تفاصیل طے کر کے گفت و شنید کریں گے"

جب میں برطانوی سفیر سے ملنے گیا تو میرے ساتھ "اخوان" کے بھی چند آدمی تھے۔ ہمارے درمیان وہاں کوئی بحث نہیں ہوئی۔ وہ محض ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ البتہ دوران گفتگو میں انہوں نے یہ کہا کہ

"ہم اگرچہ سویز سے ہٹنے اور اسے مصری فوج کی حفاظت میں دینے کے لئے تیار ہیں مگر اس شرط پر کہ یہاں شہری لباس میں ہمارے چند فنی آدمی رہیں۔ جن کی تعداد پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ جنگ کی صورت میں ہم یا ہمارا کوئی دوست ملک جب اس اڈے کو استعمال کرنا چاہیئے تو کر سکے۔ اس کے علاوہ ہمیں بھی حق ہونا چاہیئے۔ کہ جب شام یا کسی دوسرے عربی ملک پر حملہ ہو تو ہم فوراً واپس آ سکیں۔ اس معاہدے کی مدت طے کی جا سکتی ہے"۔

میں نے ان سے کہا کہ

"اگر تمام عربی ممالک آئندہ ہونے والی جنگ میں غیر جانبدار رہیں۔ تو اس پر آپ لوگوں کو کیا اعتراض ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ اس جنگ میں خواہ کسی کی فتح یا شکست ہو عربوں کا اس میں کوئی فائدہ نہیں سراسر نقصان ہے"۔

انہوں نے کہا کہ

"غیر جانبداری کا نظریہ ناممکن العمل ہے اس لئے کہ روس آپ لوگوں پر فوراً حملہ کر دے گا"۔

میں نے عرض کیا کہ

"یہ تو ایک ایسی چیز ہے جو ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی۔ لیکن یہ تو ایک حقیقت ہے کہ انگریز ہمارے ملک میں موجود ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ہمارا ملک دو جنگوں میں بری طرح پسا ہے"۔

لیکن جب وہ بار بار یہی کہتے رہے کہ آپ لوگ روس کے رحم و کرم پر ہو جائیں گے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ

"ہم کسی کی غلامی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر آپ نکل جائیں تو ممکن ہے کہ ہم آپ سے یہ خفیہ معاہدہ کر لیں کہ اگر کبھی روس ہم پر حملہ کر دے تو آپ ہماری مدد کریں۔ مگر یہ مدد ہمارے اپنے مطالبہ پر ہو۔ اور جونہی آپ کا کام ہو جائے۔ آپ پھر نکل جائیں"۔

اس پر ہماری گفتگو ختم ہو گئی۔

۲۵؍ فروری ۱۹۵۳ء کو جناب منیر دلہ کے مکان پر میری آپ کے بہت سے ذمہ دار لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ اور میں نے ان سے پوری گفتگو بیان کی۔ عبدالحکیم آمر نے اسی وقت یہ کہا۔ کہ یہ نہایت ہی موزوں گفتگو تھی۔

اس سے یہ چیز قطعی طور پر واضح ہے کہ چونکہ میرا اور برطانوی سفیر کا نقطۂ نظر بالکل مختلف تھا۔ اس لئے ہمارے درمیان کسی چیز پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ ہم ان کا نقطۂ نظر معلوم کرنا چاہتے تھے جیسا کہ آپ سے مشورہ ہوا تھا"۔

(روزنامہ تسنیم مورخہ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

نفس باتی سوال صرف یہ ہے کہ اگر مرشد عام حسن الہضیبی صاحب نے کرنل جمال ناصر سے اجازت لے کر اور ان کے اشارہ سے انگریزوں کے ساتھ یہ گفتگو کی تھی۔ تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں میں کمال دوستانہ کم سے کم مفاہمانہ تعلقات تھے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ۲۴؍ اگست ۱۹۵۴ء سے بہت پہلے اخوان المسلمین کی سرگرمیاں انقلابی حکومت کے خلاف بر سر عام آ چکی تھیں۔ پھر اس خط میں مرشد عام حسن الہضیبی کی طرف سے کہا گیا ہے کہ:۔

"ہم کسی کی غلامی تسلیم نہیں کریں گے۔ اور اگر آپ نکل جائیں تو ممکن ہے کہ ہم آپ سے یہ خفیہ معاہدہ کر لیں کہ اگر کبھی روس ہم پر حملہ کر دے تو آپ ہماری مدد کریں"۔

خفیہ معاہدہ کیوں؟ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ اس سے مرشد عام حسن الہضیبی صاحب نہ صرف انگریزوں کو نہ صرف مصر کو بلکہ زیادہ تر اپنے حلیف کمیونسٹوں کو دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ آخر مرشد عام کے دل پر کمیونسٹوں کی طرف سے اتنا خوف کیوں طاری تھا۔ کہ آپ انگریزوں کے ساتھ امداد کا خفیہ معاہدہ کرنے کے لئے مصر تھے۔ اس کی صرف ایک ہی معقول وجہ نظر آ سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کی کمیونسٹوں کے ساتھ سازباز ہے۔ آپ انگریز کو یہ دھوکا دینا چاہتے تھے۔ کہ ہم ہیں تو کمیونسٹوں کے خلاف مگر آپ کی امداد کا معاہدہ خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اب انگریز اتنی کچی گولیاں نہیں کھایا ہوا کہ وہ مرشد عام کے فریب میں آ جاتا۔

اس سے دو باتیں واضح ہیں جس سے کرنل عبدالناصر کے اس الزام کو تقویت پہونچتی ہے کہ اخوان کمیونسٹوں سے سازباز رکھتے ہیں۔

اول۔ اگر اخوان کی کمیونسٹوں سے سازباز نہ ہوتی تو حسن الہضیبی انگریزی امداد کے لئے خفیہ معاہدہ کرنے پر مصر نہ ہوتے۔

دوم۔ اخوان حکومت مصر کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ خواہ ان کو کتنے ہی ناجائز وسائل اختیار کرنے پڑیں:

یاد رکھنا چاہیئے کہ حالیہ انقلاب مصر میں اخوان کا بہت بڑا حصہ تھا۔ اگر کوئی بھول گیا ہو۔ تو ان دنوں کے اخبارات نکال کر اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اخوان ہر ایسی تحریک کا ساتھ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ جس کا مقصد قانوناً قائم شدہ حکومت کا تختہ الٹنا ہو۔ اسی مقصد کے لئے انہوں نے نجیب اور انقلابی پارٹی کا ساتھ دیا تھا۔ اور اب جبکہ وہ اپنے شنیع ارادہ ذاتی حصول اقتدار میں کامیاب نہیں ہوسکے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ترقی کرنیوالی قوم کے اندر کن قابلیتوں کا پایا جانا ضروری ہے؟

سورہ النازعات کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۷ میں ترقی کرنے والی قوم کی قابلیتوں کا جو ذکر فرمایا ہے۔ اسے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

اول ترقی کرنے والی قوم کے اندر مادۂ صبر کا پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ یعنی اس میں یہ قابلیت ہونی چاہیے کہ اسے جس بات سے بھی روکا جائے رک جائے۔ تاکہ جب بھی بدیوں کے مواقع آئیں۔ خرابیوں تباہیوں کے اوقات آئیں۔ وہ اپنے نفس کو روک لے۔ اور ان بدیوں میں ملوث ہونے سے اپنے آپ کو بچالے۔ یہی وہ خوبی ہوتی ہے۔ جس کو پیدا کرنے کی وجہ سے ایک قوم جیت جاتی ہے۔ اور دوسری قوم اس سے محروم ہونے کی وجہ سے شکست کھا جاتی ہے۔ ورنہ جہاں تک آنکھ کان دل دماغ وغیرہ کا سوال ہے۔ وہ سب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے آپ کو موقعہ پڑنے پر بری باتوں سے روک نہیں سکتے۔ اور بعض روک لیتے ہیں روکنے والے جیت جاتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ ہار جاتے ہیں۔

دوسری چیز جس کا ترقی کرنے والی قوم کے اندر پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی اچھی چیز اس کے سامنے آئے۔ اس کے دل میں یہ شدید شوق پیدا ہو جائے۔ کہ کسی طرح میں اس چیز کو حاصل کر لوں۔ گویا صفت صبر اور صفت اشتیاق شدید یا رغبت شدید یہ دو خوبیاں جس قوم کے اندر پائی جائیں۔ وہ یقیناً دنیا پر غالب آ جاتی ہے۔ اور یہی دو چیزیں ہیں جن پر ترقیات کا مدار ہے ایک بڑا ڈاکٹر ایک بڑا انجینئر یا ایک بڑا سیاستدان کیوں مشہور ہوتا ہے اسی لئے کہ اس ڈاکٹر کو اپنے ڈاکٹری کے فن میں اشتیاق ہوتا ہے۔ اس انجینئر کو اپنے انجینئرنگ کے کام کی طرف رغبت ہوتی ہے اور وہ سیاستدان اپنے ملک کی سیاسی ترقی کی تدابیر میں منہمک رہتا ہے۔ گاندھی جی کو ہی دیکھ لو۔ وہ کس طرح دن رات ملکی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہے۔ یہی کہ گاندھی جی اس کام میں تن من سے لگ گئے۔ اور دوسروں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ ورنہ جہاں تک آنکھ۔ کان۔ ناک اور مونہہ وغیرہ کا سوال ہے۔ جس طرح دوسروں کی آنکھیں ہیں۔ اسی طرح گاندھی جی کی آنکھیں تھیں۔ جس طرح دوسروں کے کان ناک اور مونہہ ہیں۔ اسی طرح ان کے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اور لوگ تو جوئے بازی کرتے رہے یا سینما اور میوزک وغیرہ میں مشغول رہے۔ اور وہ اس کام میں لگے رہے اگر وہ بھی اس کام میں لگ جاتے۔ تو آج وہ بھی بڑے بڑے کام کرنے والے سمجھے جاتے۔ یا ایک ڈاکٹر سے مریض کیوں اچھے ہوتے ہیں۔ اور دوسروں سے کیوں اچھے نہیں ہوتے۔ اسی لئے کہ ایک شخص نے ڈاکٹری کے مطالعہ میں اور معالجہ میں انہماک پیدا کر لیا۔ اور اس فن کے متعلق اس نے رغبت اور اشتیاق کا اظہار کیا۔ اور دوسرے نے رغبت سے کام نہ لیا۔ تو ترقی کرنے کے لئے دو قابلیتوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اول یہ کہ جب کسی بری بات سے اسے روکا جائے۔ تو وہ رک جائے۔ دوسرے یہ کہ جس قدر مفید اور کارآمد چیزیں ہوں۔ ان کے حصول کی اس کے دل میں شدید رغبت پائی جاتی ہو۔ والنازعات غرقاً کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی انہی خوبیوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جتنی چیزیں انسانی ترقی میں حائل ہو سکتی ہیں۔ ان سب سے یہ یہ لوگ بچتے ہیں تم میں اور ان میں اگر کوئی فرق ہے تو یہ ہے کہ تم بعض چیزوں کے متعلق سمجھتے ہو کہ وہ بری ہیں مگر پھر بھی ان سے بچتے نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو جس چیز کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ وہ بری ہے۔ اس کے قریب بھی نہیں وہ پھٹکتے۔ اس ایک بات سے ہی اندازہ لگا لو کہ ترقی کون کر سکتا ہے۔ تم ترقی کر سکتے ہو یا مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ تمہاری حالت تو یہ ہے کہ تم مانتے ہو شراب بری چیز ہے۔ تم مانتے ہو جوا بری چیز ہے۔ مگر پھر نہ تم شراب سے بچتے ہو نہ جوئے سے بچ سکتے ہو۔ مگر مسلمان چونکہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ بری چیزیں ہیں۔ اسلئے نہ وہ شراب کے قریب جاتے ہیں نہ وہ جوئے کے قریب جاتے ہیں۔ یہ علامت ہے اس بات کی کہ مسلمانوں کے اندر بڑھنے اور ترقی کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے مگر تمہارے اندر وہ مادہ نہیں پایا جاتا تم بھی کہتے ہو کہ سچ بڑی اچھی چیز ہے۔ اور مسلمان بھی کہتے ہیں کہ سچ بڑی اچھی چیز ہے۔ مگر تم سب جھوٹ بولتے ہو۔ اور مسلمان سب سچ بولتے ہیں۔ تم کہتے ہو۔ کہ انسان کو وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ وقت ضائع کرنا بری بات ہے تم اپنے وقت کو ضائع کر دیتے ہو۔ تم مانتے ہو۔ کہ دوسروں پر ظلم نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر پھر بھی تمہاری یہ حالت ہے کہ تم دن رات ظلم سے کام لیتے رہتے ہو تم مانتے ہو کہ امانت بڑی اچھی چیز ہے۔ مگر تمہاری عملی حالت یہ ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی شخص امانتاً روپیہ رکھواتا ہے۔ تو تم کھا جاتے ہو۔ اب بتاؤ جب تم اپنے نفس کو بری باتوں سے نہیں روک سکتے۔ اور مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بری بات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو۔ کہ مسلمانوں میں ترقی کرنے کی قابلیت نہیں ہے

نَزَعَ کے دوسرے معنی رغبت کے ہیں چنانچہ نَزَعَ اِلَی الشیْءِ کے معنے ہوتے ہیں اشتہاہ اس چیز کی خواہش کی۔ اور نزع الی اھلہ کے معنی ہوتے ہیں۔ اشتاق . . . . . یعنی اپنے اہل سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ گویا اس میں صرف رغبت کے معنے ہی نہیں پائے جاتے۔ بلکہ اس رغبت کے معنے پائے جاتے ہیں۔ جو انسان کو اپنے اہل کے متعلق ہوتی ہے۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اہل کی طرف رغبت عام رغبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک واقف سے ملنے کی خواہش اور قسم کی ہوگی۔ لیکن ایک بچہ جب اپنی ماں سے ملتا ہے یا ماں اپنے بچے سے ملتی ہے۔ تو وہ خواہش اور وہ رغبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو والنازعات کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ گو تم میں سے بھی بعض میں نیکی کے حصول کا معمولی اشتیاق ہے۔ لیکن مسلمان ایسے ہیں۔ کہ جب انہیں نیک باتوں کا علم ہوتا ہے۔ تو وہ ان کی طرف اس رغبت اور شوق سے دوڑتے ہیں۔ جس رغبت اور شوق سے ایک بچہ اپنی ماں کی طرف جاتا ہے۔ گویا دونوں قسم کے کمالات ان میں نظر آتے ہیں۔ غرض پہلا قدم قومی ترقی کے لئے یہ ہوتا ہے کہ قوم ان اعمال سے بچتی ہے۔ جو ترقی میں روک ہوتے ہیں۔ مثلاً سستی ہے۔ جہالت ہے۔ غفلت ہے۔ ضد ہے۔ نافرمانی ہے ظلم ہے لڑائی جھگڑا ہے بدسلوکی ہے۔ تلخی ہے۔ جھوٹ ہے فریب ہے۔ خیانت ہے۔ فسق و فجور ہے یا اسی طرح کی اور خرابیاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ لوگ والنازعات غرقاً ہیں۔ کہ اپنے نفوس کو ایسی تمام باتوں سے روکتے ہیں۔ جن سے رکنا چاہیئے اور ان میں یہ مادہ پایا جاتا ہے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے۔ فلاں بات بری ہے اس سے بچو۔ تو یہ فوراً اس سے رک جاتے ہیں اور اس حد تک اپنے نفوس کو روکتے ہیں۔ کہ غرقاً ہو جاتے ہیں۔ یعنی اپنے نفوس پر غالب آ جاتے ہیں۔ مگر تمہاری یہ حالت ہے کہ تم جانتے ہو۔ کہ فلاں فلاں باتیں بری ہیں۔ مگر تم ان سے بچتے نہیں۔ پھر یہ صرف اپنے نفوس پر ہی غالب نہیں آتے۔ بلکہ دوسروں کی بھی اصلاح کرتے ہیں گویا ان میں محض اپنے نفس کو روکنے کا ہی مادہ نہیں۔ بلکہ دوسروں کی اصلاح کا مادہ بھی ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اغراق کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ لوگ ایک شخص پر حملہ آور ہوئے اور اسے مغلوب کر لیا۔ گویا جب وہ اپنے کسی ساتھی میں کوئی عیب دیکھتے ہیں۔ تو وہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو جاتے۔ کہ ہم نے اپنے آپ کو اس بدی سے روکا ہوا ہے۔ بلکہ وہ سارے اکٹھے ہو کر اس پر حملہ آور ہو جاتے اور پھر اسے مغلوب کر لیتے ہیں۔ یعنی یا تو وہ اس کا عیب دور کر دیتے ہیں۔ اور اسے نیک بنا لیتے ہیں۔ اور یا پھر اس کو اپنی قوم میں سے باہر نکال دیتے ہیں۔ بدی کا وجود اپنے اندر برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر یہ اوپر کا درجہ ہے۔ پہلا درجہ یہی ہے کہ جتنی چیزیں انسان کی ترقی میں روک بننے والی ہیں۔ وہ ان سب سے بچتے ہیں۔ اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ وہ بدی کو اپنی قوم میں دیکھ نہیں سکتے۔ جہاں بدی ان کو نظر آتی ہے۔ فوراً اس پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور بدی کرنے والے کو مغلوب کر لیتے ہیں۔ یعنی یا تو اسے باہر نکال دیں گے یا اسے جیت لیں گے۔ اور اس کی اصلاح کر لیں گے۔ بہر حال وہ اس شکل میں اس کو نہیں رہنے دیں گے۔ جس شکل میں وہ پہلے دکھائی دیتا تھا۔ یہ دو قابلیتیں ہیں۔ جو قوم کو ترقی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ دونوں قابلیتیں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ پس والنازعات غرقاً کے یہ معنے ہوئے کہ وہ روحیں جو رکنے والی ہیں۔ بری باتوں سے اور بد روحیں جو ان میں آ جائیں۔ اُن کو دبا لینے والی ہیں۔ (باقی)

قائدین ضلع لاہور توجہ فرمائیں

مرکز کے فیصلے کے مطابق اس سال سالانہ اجتماع پر تقریری مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام ضلعوار انتخاب کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے ۲۴ اکتوبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں ضلع لاہور کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ عنوانات وہی ہوں گے۔ جن کا مرکزی طور پر اعلان کیا جا چکا ہے

قائدین مجالس ضلع لاہور مقابلے میں حصہ لینے کے خواہشمند خدام کو وقت مقررہ پر بھجوا دیں۔

محمد سعید احمد

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل یقین

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری)

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقصد اور مشن کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں توضیح فرمائی۔ حضرت مسیح پاک فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقوےٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے۔ جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

"اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کرکے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق صفحہ ۱۶)

"یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہوگئے۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے۔ جو صدق اور راستی کو اختیار کرکے سچے اسلام کا نمونہ ہو۔"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق صفحہ ۱۶)

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے۔ اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں۔ ان کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگاؤں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر اسلام صفحہ ۳۳)

سطور بالا کے مطالعہ سے احمدیت کی ضرورت اور اس کا مقصد معلوم ہو جاتا ہے۔ مختصر الفاظ میں احمدیت کی ضرورت یوں بیان کی جا سکتی ہے۔ کہ دنیا سے اسلام اٹھ گیا ہے۔ اور احمدیت کا یہ مقصد ہے۔ کہ وہ دنیا میں حقیقی اسلام کو قائم کرے۔ اور بالفاظ دیگر دنیا سے امن اٹھ گیا ہے۔ خالق و مخلوق کے درمیان صلح نہیں رہی۔ حکومت اور رعایا کے تعلقات بگڑ گئے۔ قومیں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔ اور افراد ایک دوسرے سے بگڑے بیٹھے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ خالق و مخلوق کے درمیان صلح کرائی جائے۔ بندوں کے درمیان اور قوموں کے درمیان سوسائٹی کے مختلف طبقوں اور راعی اور رعایا کے درمیان صلح اور امن کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ اس مرض کا علاج صحیح تشخیص اور اس کے اسباب و علل کے علم پر موقوف ہے۔ یہ تمام فتنہ و فساد یہ ظلمت و عصیان کی تاریک گھٹائیں خدا پر یقین نہ ہونے کے باعث دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ مگر بندوں کا خدا پر یقین کامل ہو جائے۔ تو سب امراض اس طرح دور ہو جائیں گے۔ جس طرح آفتاب کی آمد سے اندھیرا کافور ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ

"سب سے بڑی نعمت یہ ہے۔ کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے۔ کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے۔ ...... یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روکتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ کہ وہ تجھے جلا دے گی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے۔ کیونکہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ مجھے کھا لیگا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے۔ کیونکہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ وہ مجھے ہلاک کر دیگی۔ اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے۔ تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچائے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکتا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے۔ کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے۔ اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔ ...... اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑ لو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے اس کا جواب کوئی مجھ سے سُنے یا نہ سُنے مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۶-۹۷)

دنیا کو یقین کی نورانی قوت دینے کے لئے بطل اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دامن سے وابستگی کی دعوت دی۔ وہ لوگ جو بے یقینی سے مردہ ہو چکے تھے۔ جی اٹھے ان کے دل نور ایمان سے لبریز ہوگئے۔ اور انہوں نے خدا کو دیکھ لیا۔ اور عصیان سے پاک ہوکر اسلام کے علمبردار اور امن و صلح کے مجسم پیکر بن گئے۔ خدا تعالیٰ پر یقین کا ایک اہم ذریعہ قبولیت دعا ہے۔ یورپ کے فلاسفر نئی روشنی کے مسلمان اور اکثر اہل مذاہب دعا کی قبولیت کے منکر ہو چکے تھے۔ تب حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام نے دنیا کو للکارا کہ کوئی ہے۔ جو سچے دل سے استجابت دعا کا امتحان کرنا چاہے۔ آپ نے قبولیت دعا کے نشانات پیش کئے اور لوگوں کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ آپ نے نشانات دکھائے۔ اور آئندہ کے لئے پیشگوئیاں بھی کیں۔ آپ کے برکات اور نشانات آپ کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گئے۔ قصہ اور کہانی بن کر نہیں رہ گئے۔ بلکہ احمدیت یا حقیقی اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اور اس کی ذات پر یقین رکھنے والے آج بھی زندہ ہیں۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بدولت ہزاروں انسانوں نے خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ پر جو یقین اور اس کے وعدوں پر جو کامل اعتماد تھا۔ اس کا اندازہ حضورؑ کی اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"گٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو۔ کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶)

اللہ اللہ! کس قدر وثوق اور یقین ہے۔ اور خدا کی ذات اور اس کے وعدوں پر کتنا سچا ایمان ہے۔ کیا دشمنوں کو اس تحدی کے ساتھ بلانا اپنے آپ کو انتہائی خطرات میں نہ ڈالنا تھا؟ پھر آپ نے لوگوں کی مخالفت تک ہی یہ معاملہ نہیں چھوڑا بلکہ آپ کو منجانب اللہ ہونے پر اس قدر یقین تھا۔ اور خدا کے وعدوں پر اس قدر یقین تھا کہ دنیا میں حق و صداقت کا امتیاز قائم کرنے کے لئے ان الفاظ میں دعا فرمائی:۔ (ترجمہ فارسی اشعار):۔

"اے خدا اگر تیری نگاہ میں میں فاسق و بدکار ہوں۔ اور تیرے علم میں میں بدگہر ہوں۔ تو تو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر دے اور میرے دشمنوں کو خوش کر دے۔ میرے در و دیوار پر آگ برسا میرا دشمن ہو جا۔ اور میرے کاروبار کو تباہ و برباد کر دے۔" (درثمین فارسی)

کیا ایسا چیلنج اور ایسی دعا نعوذ باللہ کسی بدکار اور جھوٹے کے منہ سے نکل سکتی ہے؟ مبارک ہیں وہ لوگ جو سچے ایمان اور یقین کے حصول کے لئے رات دن ایک کر دیتے ہیں!

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں:

شق نمبر ۱۔ ملازمین کے لئے (ا) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ (ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم (ج) ترقی نہ ملنے کی صورت میں ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۔

شق نمبر ۲:۔ زمینداروں کے لئے (ا) دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ایک آنہ فی ایکڑ۔ (ب) دس ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین کے مالک بحساب ۲ ر فی ایکڑ (ج) دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع بحساب ۰ ر فی ایکڑ۔ (د) دس ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین کے مزارعہ بحساب ا ر فی ایکڑ۔

شق نمبر ۳:۔ تاجروں کے لئے۔ بڑے تجار (مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے) ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴ صناع:۔ (لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے۔ ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵:۔ وکلاء ڈاکٹر صاحبان کے لئے (ا) پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل زیادتی کا دسواں حصہ۔ (ب) نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی۔

شق نمبر ۶:۔ ٹھیکہ دار اصحاب کے لئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

شق نمبر ۷۔ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸۔ خوشی کی تقاریب پر یعنی نکاح۔ شادی۔ بیاہ۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجیے، مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں اپنا گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تجارتی جائزہ

روئی

اس ہفتہ روئی کے بازار نے اس ضرب المثل کی تصدیق کر دی۔ کہ کراچی کے موسم کی طرح وہاں کی مارکیٹوں کے رجحانات پر بھی زیادہ عرصہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ گذشتہ ہفتہ نرخوں کی تیزی کا یہ عالم تھا۔ کہ آسمان سے باتیں کرتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن اس ہفتہ وہ اسی رفتار سے نیچے گرے۔ جس طرح اوپر چڑھے تھے۔

کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ کہ پنجاب کے موجودہ سیلاب کے زمانہ میں جب کہ فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ روئی کے نرخ کمی کی جانب مائل ہوں گے۔ پچھلی رپورٹوں میں بارہا اس خیال کا اظہار ہو چکا ہے۔ کہ روئی کے نرخوں کی تیزی کچھ غیر فطری معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ کہ فصلوں کی خرابی کو مبالغہ آمیزی سے بیان کیا جا رہا ہے۔ غرضیکہ ہمارے پچھلے اندیشے اس ہفتے کچھ صحیح ثابت ہوئے جب این۔ ٹی۔ روور کے نرخ ۸/۱۴۵ تک پہنچ گئے۔ تو بعض تاجروں نے نہ صرف اپنی خریداری بند کر دی۔ بلکہ فصلوں کی خرابی کی بنیاد پر جو انہوں نے ضرورت سے زیادہ پیشگی سودے کر لئے تھے۔ انہیں بیچنا شروع کر دیا۔ اور بارش کی وجہ سے فصلوں کے نقصانات سے متعلقہ خبروں کی چھان بین شروع کر دی۔

نرخوں کے گراؤ کی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ یہ افواہیں ثابت ہوئیں۔ کہ عنقریب بعض کپڑے کی ملیں مشینری کے پرزوں کے لائسنس نہ ملنے پر بند ہونے والی ہیں۔ لیکن فوراً ہی ایک ترجمان کے ذریعہ حکومت پاکستان نے اس خبر کی تردید کر دی تیسری حسب معمول وجہ نیویارک مارکیٹ کے نرخوں میں گراؤ سے وابستہ ہے۔

غرضیکہ مذکورہ بالا اسباب کی بناء پر منگل کے روز نرخوں میں یکا یک گراؤ شروع ہوا۔ این۔ ٹی۔ روور اکتوبر۔ نومبر کے نرخ پیر کے روز ۸/۸۴ پر بند ہوئے تھے۔ لیکن منگل کے روز ۴/۸۳ پر کھلے۔ اور ۲/۸۱ تک گئے۔

نرخوں میں تخفیف کی انتہا جمعہ کے روز ہوئی جب کہ این۔ ٹی۔ روور پیشگی ۱۰/۷۹ تک آ گئی۔ واضح ہو۔ کہ اسی سطح پر نرخوں میں تیزی نمودار ہوتی تھی۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ نرخوں کو وہاں پر چڑھا کر سٹہ بازوں نے منافعہ کی خاطر فروخت کرنا شروع کیا اور پھر اسی سطح پر لا کر نرخوں کو چھوڑ دیا۔ اس سطح پر یعنی ۱۰/۷۹ کے بعد جب سنیچر کے روز پھر سے نرخوں میں استحکام نمودار ہوا۔ اور ۸/۸۲ پر ہفتہ ختم ہوا۔ آئندہ ہفتہ ہمارا خیال ہے کہ نرخ کچھ اور تیزی کی جانب مائل ہوں گے۔ کیونکہ سٹے کے بڑے بڑے بیوپاریوں کے رجحانات بھی تیزی سے موافقت رکھتے ہیں۔ تاجروں کا خیال ہے۔ کہ نرخوں کا اُتار چڑھاؤ ہی مارکیٹ کے رجحانات کی صحت مندی کی دلیل ہے۔

فی الحال نچلی سطح پر ہونے کے باوجود ہماری روئی کے نرخ عالمی منڈیوں کے مقابلہ میں کم از کم چار اور پانچ روپیہ فی من زیادہ ہیں۔

پیشگی سودوں کے علاوہ حاضر میں بھی کافی لین دین ہوا۔ اور ملوں نے روزانہ اوسطاً سات سو ایک ہزار گانٹھیں خریدیں۔ حاضر این۔ ٹی کے نرخ ۸۲/- سے ۸۴/- روپیہ۔ سندھ دیسی ۷۷/- سے ۸/۷۸ پنجاب دیسی ۷۳/- سے ۸/۷۴ سندھ سے اب نئی فصل کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ پہلی ستمبر سے اب تک تقریباً ۴ ہزار گانٹھیں جاپان۔ برطانیہ اور امریکہ وغیرہ برآمد کی گئیں۔

بنولہ

مضافات سے بنولہ کی نئی فصل کی آمد سے اس ہفتہ بنولہ حاضر کے نرخوں میں بتدریج گراؤ شروع ہوا۔

ابتداء میں یعنی پیر کے روز حاضر بنولہ کی قیمتیں ۱۳ روپیہ فی من تھیں۔ لیکن اخیر دن ڈیڑھ دو روپیہ کی تخفیف سے یہی نرخ ۱۱ روپیہ اور ۸/۱۱ پر بند ہوئے۔ اس ہفتہ بارش کی وجہ سے رسل و رسائل میں تکلیف کے باوجود روزانہ کراچی میں بنولہ کی اوسط آمد دس ہزار من کے قریب رہی۔ چنانچہ ملوں کو روزانہ کافی مقدار میں مال دستیاب ہونے کی وجہ سے حاضر نرخ ہر روز گرتے ہی رہے اس کے علاوہ سیزن کی ابتداء ہونے سے تاجروں کو اس بات کا خیال ہے۔ کہ آئندہ بھی چار پانچ مہینہ بنولہ آسانی سے دستیاب ہو گا۔ اس لئے انہوں نے بھی اس وقت نرخوں کو پکڑ رکھنے کی پالیسی ختم کر دی ہے۔ حاضر میں نرخوں کے گراؤ کے برعکس وعدہ کے نرخوں میں ہفتہ کے آخری دن کو چھوڑ کر تقریباً ہفتہ بھر استحکام قائم رہا۔ نومبر اور دسمبر اور جنوری وعدہ کے نرخ زیادہ سے زیادہ بالترتیب ۸/۱۳ ، ۸/۱/۱۲ اور ۸/۱/۱۳ تھے۔ اور یہی استحکام ایک دو آنہ کے اُلٹ پھیر سے بدستور قائم رہا۔ لیکن سنیچر کی شام کو ریڈیو اس خبر سے کہ امریکہ اپنا فاضل سامان ضروریات ہندوستان جاپان۔ پاکستان۔ یوگوسلاویہ وغیرہ کو دے گا۔ نرخوں میں یک وقت تین آنے کی کمی آ گئی۔ اور نومبر اور دسمبر جنوری وغیرہ کے نرخ بالترتیب ۹/۳/۷ ، ۱۵/۳/۷ اور ۹/۱۲/۷ پر بند ہوئے۔

آئندہ ہفتہ بنولہ کے نرخوں کے متعلق کوئی یقینی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ بنولہ کی تیزی کا جوش و خروش اب کچھ ختم ہو چکا ہے۔

سرسوں

سرسوں کے بازار میں اس ہفتہ کوئی خاص چہل پہل نہیں دیکھی گئی۔ اور نرخ بھی تقریباً ایک ہی سطح پر قائم ہے۔ مذکورہ صورت حال زیادہ تر سرسوں تیل کے نرخوں میں گراؤ کے رجحان کی وجہ سے تھی۔ اس کے علاوہ امریکی تیل جو عنقریب پاکستان پہنچنے والا ہے اس کی بھی فی الحال خرید و فروخت کی دلچسپی کی مظاہرہ نہیں ہوا مشرقی پاکستان سے کوئی طلب بھی موصول نہیں ہوئی۔ غرض ان اسباب نے مل کر سرسوں مارکیٹ کو پُرسکون ہی رکھا۔ نرخ تقریباً ایک ہی سطح پر رہے۔

سرسوں دادو ۸/۵۴ روپیہ۔ نواب شاہ ۸/۵۵ اور پنجاب ۵۶/۵۵ روپیہ گذشتہ ہفتہ کے سودوں کے بموجب اس ہفتہ تقریباً ۳۰ ہزار من سرسوں مشرقی پاکستان روانہ کی گئی۔

غذائی تیل

ایک عرصہ کے شور و غل کے بعد اس ہفتہ تیل کے نرخوں میں متواتر تخفیف دیکھی گئی۔ مذکورہ تخفیف نہ تو بیوپاریوں کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ اور نہ ہی امریکی تیل کی درآمدات کی خبر کی وجہ ہے۔ بلکہ نرخوں کا موجودہ رجحان کافی حد تک قدرتی ہے۔ کیونکہ بنولہ کی آمد اب کراچی میں شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ صورت حال یہ نہ رہی۔ کہ جو مال ملا۔ مل نے خرید لیا۔ بلکہ بازار میں تلہن کی زیادتی نے اُلٹا منظر پیش کیا۔ یعنی تلہن کی فروخت کی پیش کش زیادہ رہی۔ ہفتہ بھر مذکرہ بالا صورت حالات کے بعد سنیچر کے روز اس خبر نے کہ امریکہ سے مزید درآمدات ہونے والی ہیں۔ بازار کے جذبات کو زیادہ مندے کی جانب مائل کر دیا۔ اس ہفتہ مجموعی طور پر ہر قسم کے نرخوں میں پانچ پانچ روپیہ کا گراؤ آیا۔ بنولہ تیل فائن ۸۰/۸۱ روپیہ سے گر کر ۷۵/۷۶ روپیہ متوسط ۸/۷۹ نمبر سے ۴/۷۳ روپیہ سے۔ زرد ۸/۷۷ روپیہ سے ۲/۷۲ سے شرح ۵/۷۴ روپیہ سے ۷۰/- روپیہ۔ سرسوں تیل ۷۰/- روپیہ سے گر کر ۶۴/- تک آ گیا ہے۔ موجودہ رجحانات سے ظاہر ہے کہ ابھی نرخوں میں مزید گراؤ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ہفتہ کے دوران تقریباً ایک ہزار ڈرم تیل کا بھیجے گئے۔

کھلی

تیل اور تلہن میں مندے کی طرح کھلی کے نرخوں میں بھی اس ہفتے خاص کمی ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پنجاب اور سندھ میں اچھی مقدار میں ملوں میں تیل نکالنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے کراچی سے تیل کے علاوہ کھلی بھی اضلاع مارکیٹ میں اس ہفتہ کم مقدار میں پہنچی چنانچہ طلب میں کمی نے نرخوں میں بھی گراؤ پیدا کر دیا۔ ہفتہ کے ابتدائی دنوں بنولہ کھلی فی بوری کے نرخ ۱۳/- روپے تھے لیکن روزانہ نرخوں میں کمی کے ساتھ ہفتہ کے آخری دن بھاؤ ۱۰/- اور ۸/۱۰ کے درمیان رہ گیا اس ہفتہ دو سو ٹن کھلی برطانیہ کی بندرگاہوں کو برآمد کی گئی۔

چنا اور دالیں

ہفتہ کے ابتدائی دنوں چنے کے نرخ نچلی سطح پر تھے۔ یعنی زرد چنا ۸/۲۴ ، سفید ۴/۲۴/- اور سنیاسی ۲۵/- روپیہ لیکن اس کے بعد مارکیٹ میں طلب برقرار رہنے سے نرخوں میں اضافہ ہوا۔ اور سنیچر کے روز ایک روپیہ کے اضافہ سے تمام اقسام کے چنے کے نرخ بند ہوئے۔ زرد چنا ۸/۲۵ سفید ۱۲/۲۴ اور سنیاسی ۱۲/۲۵ پر ہفتہ کے دوران تقریباً پانچ ہزار من چنا مشرقی پاکستان برآمد کیا گیا مونگ کے نرخ مندے کے جذبات لئے ہوئے کھلے لیکن آہستہ آہستہ ۸ آنے کے اضافہ سے ہفتہ کے آخر دن بند ہوئے۔ مونگ سندھ ۱۳/۱۲ اور پنجاب ۸/۱۴ گو ارہاد ڈیرہ کے نرخ ہفتہ بھر مستحکم طریقہ پر قائم رہے۔ نرخ ۸/۹ کے آس پاس رہے اور کچھ برآمدات کے لئے بھی طلب موصول ہوئی۔

پٹ سن کی اشیاء

زیر بحث ہفتہ کے ابتدائی دو تین روز جوٹ کی اشیاء کے نرخ بالخصوص بوریوں کی کافی اونچی سطح پر ٹھہرے رہے۔ لیکن بدھ کے روز ایک مل نے تقریباً پانچ ہزار گانٹھیں فروخت کیں۔ جس کے نتیجہ میں بی ٹوئل کے نرخ ۱۴۲/- سے گر کر ۱۳۵/- روپے تک آ گئے یعنی سات روپے کا حیرت انگیز گراؤ آیا۔ دوسرے روز مل نے فروخت بند کر دی چنانچہ نرخ پھر دو روپے بڑھ کر ۱۳۷/- روپے پر آ گئے۔ فی الوقت حاضر کے نرخ ۱۳۷/- اور وعدہ اکتوبر ۱۳۴/- روپے ہیں۔ سوتلی (دستی) کے نرخوں میں بھی ۶۰/- روپے کے بعد ایک روپیہ کا اضافہ ہوا۔ کتان کے سکشن میں ۴۰ x ۱۱ x ۴۵ سائز میں زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے اس کے نرخ ۹/۱ تک پہنچ گئے۔ لیکن (۵۰ x ۱۰) اور ۴۰ x ۱۰ کے نرخ بالترتیب ۷/۱ - اور ۱۴/۹ - کی نچلی سطح پر مستحکم رہے۔

اس وقت بازار میں ملوں کی جانب سے فروخت نہ ہونے کی وجہ سے بادرانہ کی مضبوطی قائم ہے اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی اس کے سکہ کی قیمت کے لحاظ سے وہاں پر جوٹ کی اشیاء کے نرخ بھی اونچے ہی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان مارکیٹ سے بھی ہمارا مارکیٹ کچھ اثر لے رہا ہے۔ سب سے بڑی وجہ موجودہ فصلوں کے سیزن کا دور ہے جب کہ ہر طرف سے مال کے رسل و رسائل کے لئے بوریوں اور کتان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس دوران میں اُمید ہے ملیں مغربی پاکستان کی ضروریات کے لحاظ سے برابر مال سپلائی کرتی رہیں گی اور نرخوں کو زیادہ بڑھنے نہیں دیا جائے گا۔

اون

پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے سفید اور متوسط درجہ کے اون کی قیمتیں بالترتیب ۱۸۰/- اور ۱۶۸/- فی من پر مستحکم رہیں۔ لیکن زرد کی قیمتوں میں پانچ روپے کی تخفیف سے نرخ ۸/۱۶۳ روپے پر آ گئے۔ اس کی خاص وجہ غیر ممالک سے مانگ کی عدم موجودگی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خبر ہے۔ کہ حکومتِ ہندوستان نے مارچ ۱۹۵۵ء تک کے لئے ڈیڑھ کروڑ پونڈ خام اون برآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس وقت ہمارے سفید اون کی حالت بہتر ہے لیکن مستقبل امریکی مانگ پر منحصر ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

روس افغانستان کو دو لاکھ ڈالر کا سامان مہیا کرے گا

دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ

کراچی ۹ راکتوبر۔ افغانستان اور سوویٹ روس نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے تحت روس افغانستان کو دو لاکھ ڈالر کا سامان مہیا کرے گا۔ منگل کے روز کابل سے جو سرکاری اعلان ہوا۔ اس میں اس معاہدہ کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ لیکن معتبر حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ تجارتی نوعیت کا معاہدہ ہے۔ جس کے تحت افغانستان روس کو کچا مال کپاس۔ اون۔ سمور کی کھالیں اور خشک پھل برآمد کرے گا۔ یہ معاہدہ افغانستان اور چیکوسلوویکیہ کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتہ کے بعد ہوا ہے۔ اس تجارتی سمجھوتہ کی تفصیلات اب معلوم ہو چکی ہیں۔ اس سمجھوتہ کے تحت چیکوسلوویکیہ افغانستان کو چھوٹی مشینری اور روزمرہ کے صرف کا مال درآمد کرنے کے لیے پچاس لاکھ ڈالر کا قرضہ دے گا۔ افغانستان اس قرضہ کی پہلی قسط تین سال کے بعد ادا کرے گا۔ اور باقی رقم دس لاکھ ڈالر سالانہ کی قسطوں میں پانچ سال کے اندر ادا کی جائے گی۔ یہ ادائیگی افغانستان سے خام مال مثلاً کپاس اور اون کی شکل میں ہو گی۔ اس سے پہلے افغانستان اور چیکوسلاویکیہ کے درمیان ۱۹۴۷ء میں بھی ایک تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ موجودہ معاہدہ پچھلے معاہدہ کے اختتام کے بعد ہوا ہے۔ ان بڑے معاہدوں کے علاوہ افغانستان نے تیس لاکھ ڈالر کے خرچ پر ایک فلور مل اور گندم کے ذخیرے گھروں کی تعمیر کے لئے حال ہی میں روس سے ایک اور معاہدہ کیا ہے۔ یہ فلور مل کابل میں قائم کی جائے گی۔ ایک ذخیرہ گھر کابل میں ایک قندھار میں اور ایک مغربی اضلاع میں تعمیر کیا جائے گا۔ ان منصوبوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ جو تین سال کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ ان تیس لاکھ ڈالروں کی ادائیگی بھی افغانستان کی خام پیداوار کی شکل میں کی جائیگی۔

ان منصوبوں پر کام کرنے کے لئے متعدد روسی ماہرین افغانستان پہنچ چکے ہیں۔ دوسری طرف حکومت افغانستان نے گذشتہ مئی میں امپورٹ ایکسپورٹ بنک آف امریکہ سے بھی ملک کی زرعی اور نہری ترقی کے منصوبوں کے لئے دو کروڑ دس لاکھ ڈالر قرض لینے کے لئے گفت و شنید کی ہے۔ افغانستان یوگوسلاویہ سے بھی باہمی دوستی کا معاہدہ کرنے کی گفت و شنید کر رہا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اس معاہدہ کی گفت و شنید میں یوگوسلاویہ کی طرف سے پہل ہوئی ہے۔ اس تجویز پر غور کرنے کے بعد حکومت افغانستان نے اپنے سفیر متعین ترکیہ کو حکومت یوگوسلاویہ کے ساتھ گفتگو کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔

قاہرہ ۹ راکتوبر۔ مصری پولیس نے اعلان کیا کہ اخوان المسلمون کے مرشد عام حسن الہضیبی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے کہا ہے۔ کہ یہ گرفتاری حکومت کے خلاف حسن الہضیبی کے دستخطوں سے شائع ہونے والے ایک پمفلٹ کی تقسیم کے بعد عمل میں لائی گئی ہے۔

دستور کا مسودہ تیار ہو چکا ہے

کراچی ۹ راکتوبر۔ مسودۂ دستور کمیٹی نے دستور کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ دستور ساز اسمبلی کی آئندہ نشست میں بل کی صورت میں اسے پیش کئے جانے سے پہلے مسودہ کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے گی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس تقریباً ایک ماہ کے وقفہ کے بعد ۲۷ راکتوبر کو ہو رہا ہے

اوسلو ۹ راکتوبر۔ ناروے کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال امن کا نوبل پرائز نہیں دیا جائیگا۔

تجارتی جائزہ (بقیہ صـ ٦)

صـــــ راقمہ

گذشتہ ہفتہ ہم نے یہ اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ کہ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان سونے کی برآمد پر پابندی لگانے سے ہی سونے کی قیمتوں کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اصل مسئلہ سونے کی ناجائز درآمد برآمد کو روکنے سے وابستہ ہے۔ ہمارے یہ اندیشے صحیح ثابت ہوئے۔ اور سونے کے نرخ عارضی طور پر مندا دکھا کر پھر بلندی کی جانب مائل ہونے لگے۔ کراچی سے مشرقی پاکستان سونا بھیجنے پر پابندی لگنے سے بنگال سے سونے کی نکاسی اگرچہ کم ہو گئی ہے۔ لیکن اب ناجائز تجارت پنجاب اور ہندوستان کی سرحد سے شروع ہو جائے گی۔ اور بہت کچھ شروع بھی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس ہفتہ کراچی میں پنجاب نے غیر معمولی طریقہ پر خریداری کی پنجاب اور ہندوستان سے ناجائز تجارت کو بھی مزید حوصلہ افزائی ملنے کا امید ہے۔ جب ۱۵ ہوا اور امرتسر سے عنقریب ریل گاڑیاں شروع ہو جائیں گی۔ چنانچہ حکومت کو اپنی زیادہ تر توجہ ہندوستان پاکستان کی ناجائز تجارت کو روکنے کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ مغربی پاکستان سے مشرقی سونے کی برآمد پر پابندی لگنے سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ ابھی ہندوستانی روپیہ کی قیمت بلیک مارکیٹ میں ۱۳۵/- روپے ہے۔ یعنی ۱۳۵/- روپے پاکستانی ۱۰۰ روپے ہندوستانی۔ ہفتہ کے ابتدائی دنوں حاضر سونے کی قیمت ۹۰/۱/۴ اور وعدہ کی قیمت ۹۱/- روپے تھی۔ لیکن تیزی کا ایسا ماحول چھایا رہا۔ کہ روزانہ کچھ نہ کچھ نرخ بڑھتے رہے۔ اور ایک ہفتہ میں حاضر سونے میں ۱/- روپے اور وعدہ میں ۲/۸/- روپے کا اضافہ ہوا۔ سونے کے نرخوں کی تیزی ماسوا سٹہ کے بڑے بیوپاریوں کے سب کے لئے حیرت کا باعث ہے۔ جب تک سونے کے نرخ گر کر مناسب سطح پر نہیں آئیں گے۔ اس وقت تک پاکستانی روپیہ کی قیمت اپنی اصل شرح پر نہیں آسکتی۔ ہفتہ کے آخری دن حاضر کے نرخ ۹۴/۷/۸ اور وعدہ ۹۴/۱۰/۸ روپے تھے آثار تیزی کی جانب ہی مائل ہیں۔ روس کو چھوڑ کر دنیا میں ۱۹۵۳ء کے دوران ۸۵ کروڑ ڈالر کا سونا نکالا گیا۔

بازار زر

درآمد کنندگان کی جانب سے اب تک فنڈ کی کوئی طلب نہیں۔ کیونکہ حکومت نے اب تک کوئی امپورٹ لائسنس جاری نہیں کئے۔ چنانچہ بنکوں کی شرح سود ½ اور ¼ فی صد رہی۔ نوٹوں کے پھیلاؤ کی تعداد گزشتہ ہفتہ ۲۱۸ء۴۲ کروڑ تھی۔ اسٹرلنگ سیکیورٹی کی تعداد بغیر کسی تبدیلی کے ۳۵ء۱۱ کروڑ پر قائم رہی۔ ہفتہ کے دوران پاکستان اور امریکہ کے درمیان تجارت کے مجوزہ معاہدے کے متعلق تجارتی طبقوں میں کافی تنقید ہوتی رہی۔ اور چیمبر آف کامرس نے حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ تاجروں کو اپنے اعتماد میں لے۔ اور مذکورہ قسم کے کسی بھی تجارتی معاہدہ سے پہلے تاجروں سے مشورہ کرے۔

بازار حصص

ہفتہ کے ابتدائی دنوں شیئر بازار میں مندے کا ماحول چھایا رہا۔ اور ان خبروں کی وجہ سے کہ ملک کی پارچہ بافی صنعتیں مشکلات سے دوچار رہیں۔ ٹیکسٹائل کے حصص کے نرخوں میں نسبتاً زیادہ تخفیف ہوئی۔ لیکن ہفتہ کے آخری دنوں بعض غیر موافق افواہوں کی تردید ہو جانے سے بازار میں کچھ استحکام پیدا ہونے لگا۔ حافظ ٹیکسٹائل میں ایک روپیہ کے اضافہ سے نرخ میں زیادتی ہوئی والیکا وولن میں ۱/۸/- کے اضافہ سے ۱۹۳/۸/- روپے اور بہاولپور ٹیکسٹائل کے نرخ بھی ۹۰/- روپے سے ۹۰/۸/- روپے پر ⁂ بند ہوئے۔ ٹیکسٹائل کے دیگر حصص میں خاموشی تھی۔ جوٹ کے شیئر میں کوئی قابل ذکر تیزی نہیں آئی۔ لیکن نرخ مجموعی طور پر مستحکم رہے۔ اس شیئر میں زیادہ مانگ نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ ابھی تک ہماری جوٹ انڈسٹری اس قابل نہیں ہوئی۔ کہ ہم سالانہ ۱۴ ہزار ٹن مال برآمد کر سکیں۔ بنک آف انشورنس کے حصص میں کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ الیکٹرک کے حصص میں کراچی الیکٹرک میں ۸ ر کا اضافہ ہوا۔ متفرقات میں پنجاب ویجی ٹیبل گھی کے حصص میں ۶ روپے کا اضافہ ہوا۔ مذکورہ اضافہ میں تیل اور ویجی ٹیبل گھی کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے ہے۔ ٹبالہ انجینئرنگ کے نرخوں میں رجحانات اُتار اور چڑھاؤ دونو جانب مائل رہے۔ (ماخوذ)

تعمیر مکانات کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی

مجلس کا ایک وفد سیلاب زدگان کی امداد کیلئے آج ملتان جا رہا ہے

لاہور ۹ ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے دو تین روز سے اپنی توجہ منہدم اور مخدوش مکانات کو تعمیر کرنے کی طرف مبذول کر رکھی ہے۔ آج اس سلسلہ میں دس خدام کی ایک جماعت مکرم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کے توجہ دلانے پر کدالیں، بیلچے، ٹوکریاں اور کسیاں وغیرہ لے کر دھوبی منڈی واقع میکلیگن روڈ پہنچی۔ جہاں ایک بڑی حویلی کے اندرونی حصے میں کئی رہائشی کمروں کے گر جانے سے کئی خاندان خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ اس جماعت کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا، مکرم سید بہادل شاہ صاحب اور مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل تھے۔ چونکہ دیر کافی ہو چکی تھی۔ اس لئے آج تعمیر کا زیادہ کام نہیں ہو سکا۔ کل انشاء اللہ اس جگہ تعمیر کا باقاعدہ کام شروع کر کے وہاں کے بے خانماں لوگوں کے لئے رہائش کا انتظام کر دیا جائے گا۔

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ضلع ملتان میں سیلاب کی تباہی سے متاثرہ ہو کر مجلس کا ایک وفد جو پانچ افراد پر مشتمل ہوگا۔ ملتان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد انشاء اللہ تعالیٰ کل لاہور سے روانہ ہو جائے گا۔

آج حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ آف پاکستان مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر واقعہ جودھامل بلڈنگ میں تشریف لائے اور مختلف نقشوں اور دفتری نظام کو ملاحظہ فرمایا۔ ہر دو بزرگوں نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے کام کو جو وہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کر رہی ہے۔ سراہا اور اس سلسلہ میں کئی مفید مشورے دیئے۔ انہوں نے مالی امداد کا بھی وعدہ فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے کارکنوں کو بیش از بیش خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

— (بقیہ لیڈر صفحہ ۳) —

اور انقلابی حکومت نے ان کو مصر کے اندر رہنے کے لئے پورا پورا انتظام کر رکھا ہے۔ تو وہ کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر اپنی فتنہ پسند طبیعت کے تقاضے سے انقلابی حکومت کا تختہ الٹنے کے درپے ہیں۔ اور انگریز ڈھب پر آ جاتا۔ تو اس مقصد کے حصول کے لئے وہ انگریز کو بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کرتے۔ وہ قطعاً مصر کی خیرخواہ نہیں رہیں، اور اسلام کے نام پر عوام کو اسی طرح تخریبی سرگرمیوں پر آمادہ رکھنے کی سعی کر رہے ہیں۔ جس طرح عبد اللہ بن سبا نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں کیا تھا۔ اور یہ عجیب توارد ہے کہ عبد اللہ بن سبا کو بھی مصر میں کامیابی ہوئی تھی خدا تعالیٰ خیر کرے ہمیں یقین ہے کہ مصر کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے گا۔

اس میں پاکستان کے ارباب حکومت اور عوام کے لئے بھی سبق ہے۔ اگر وہ حاصل کرنا چاہیں ان کو مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کی جماعت کا تاریخی مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ یقیناً ان پر ثابت ہوگا۔ کہ یہ جماعت بھی ہمیشہ تخریبی پارٹیوں کی ہمنوائی کرتی چلی آئی ہے۔ احرار تو احرار کمیونسٹوں سے بھی وقت بوقت "پول" کر لیتی ہے۔ اور اگر کسی وقت واقعی کوئی سنجیدہ جماعت ان کے فریب میں آ گئی۔ اور وہ کامیاب ہوئی۔ تو یقیناً اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو آج مصر میں انقلابی حکومت کا اخوان کی طفیلی ہو رہا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کے اختلافات ایشائی مسائل کو حل کرنے میں روک ہیں

سیٹل ۹ ر اکتوبر۔ امریکہ میں برطانیہ کے سفیر مسٹر روجر میکنس نے کہا۔ کہ چین کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اختلافات اگرچہ ایشائی مسائل کے پُرامن حل کو ناممکن نہیں بنا رہے ہیں۔ البتہ ان سے رکاوٹ ضرور پیدا ہو رہی ہے ——— عالمی امور کی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ........ ہم نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ پیکنگ میں کمیونسٹ حکومت قائم ہو گئی ہے۔ کمیونسٹ روس کی طرح ہم کمیونسٹ چین سے بھی مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کو تسلیم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ہم کمیونسٹ چین سے غیر جنگی اور غیر خطرناک اشیاء کی تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اقوام متحدہ میں چین کے داخلہ کے سلسلہ میں امریکہ کی حمایت کی ہے لیکن اس سوال پر دنیا کی رائے عامہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جو یہ خیال کرتی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں داخلہ سے روکنا ایک غیر حقیقی پالیسی ہے۔

مسٹر نہرو کی تجویز پر پاکستان اسٹینڈرڈ کا تبصرہ

کراچی ۹ ر اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے آرگن اخبار پاکستان اسٹینڈرڈ کا کہنا ہے۔ کہ جب تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تنازعات پُرامن طور پر حل نہیں ہو جاتے۔ مسٹر نہرو کی یہ تجویز بے معنی ہے۔ کہ دونوں ملک آپس میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کریں۔ اخبار مذکور نے سوال کیا ہے۔ کہ کہ جب مسٹر نہرو تیسرے فریق کے فیصلوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے بین الاقوامی وعدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور جب وہ ثالثی پر اتفاق نہیں کرتے۔ تو پھر سوائے جنگ کے اور کیا متبادل چیز رہ جاتی ہے۔

کینیا میں تین سو چونتیس ماؤ ماؤ ہلاک کئے گئے

نیروبی ۹ ر اکتوبر۔ یہاں پر اعلان کیا گیا ہے کہ کینیا میں حفاظتی فوجوں نے تین سو پانچ ماؤ ماؤ دہشت پسندوں کو ہلاک کیا ہے۔ ۲۹ ماؤ ماؤ کو زخمی یا ہلاک کیا۔ اور ۵۲ کو نظربند کیا۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ فوجی صدر دفتر پر دہشت پسندوں کے حملہ کے نتیجہ میں ۲۹ افریقی ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے جن میں چار یورپین ہیں اور گیارہ فوجی زخمی ہوئے۔

مجلس تحفظ کا اجلاس ۱۴ - اکتوبر کو ہوگا

نیویارک ۹ ر اکتوبر۔ ۱۴ ر اکتوبر بروز آئندہ جمعرات سے اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ کا اجلاس ہو رہا ہے اس اجلاس میں اسرائیل کی شکایت پر غور و خوض کیا جائے گا۔ جس میں اسرائیل نے کہا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ نہر سویز کے علاقہ میں اسرائیلی جہاز پر قبضہ کر لیا گیا۔

ناروے چین کے درمیان سفارتی تعلقات

ٹوکیو ۹ ر اکتوبر۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ چین اور ناروے ایک دوسرے کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے پر متفق ہو گئے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان سفیروں کا تبادلہ ہو جائیگا۔ ریڈیو نے اس سلسلہ میں یہ بتایا کہ سفارتی تعلقات کے متعلق ناروے کے چین میں نمائندہ نکولائی گلیوڈن نے پیکنگ میں حکومت چین سے گفتگو کی۔

جرمنی کا تعاون غیر ضروری سمجھا گیا تو تیسری جنگ شروع ہو جائیگی

پیرس ۹ ر اکتوبر۔ فرانس کی جنرل اسمبلی میں جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے بارے میں نو طاقتی کانفرنس کے فیصلہ پر غور و خوض کیا گیا۔ وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ لندن میں نو طاقتوں کے درمیان توثیق کی جائے۔ اپنی تقریر میں مسٹر مینڈس فرانس نے کہا کہ اگر جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے معاہدہ کی توثیق نہ کی گئی۔ تو معاہدہ اٹلانٹک میں بحران پیدا ہو جائیگا۔ انہوں نے بتایا کہ اس معاہدہ سے مغرب اور روس کے درمیان کشیدگی نہیں بڑھے گی مغربی جرمنی کو فوجوں کو مسلح کرنے میں دو سال لگیں گے۔ اس عرصہ میں اگر روس چاہتا ہے۔ تو تخفیف اسلحہ کی کوئی تجویز مکمل ہو جائیگی سینیٹر مینڈس فرانس نے اعلان کیا۔ کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہم اس وقت خود کو محفوظ محسوس کریں گے جب کہ برطانیہ کے ساتھ ہمارے بندھن ڈھیلے نہ پڑیں۔

لنکا اور چین کے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

پیکنگ ۹ ر اکتوبر۔ کل پیکنگ میں لنکا اور چین کے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے تحت چین لنکا کو دو لاکھ ستر ہزار ٹن چاول دے گا۔ اور اس سے پچاس ہزار ٹن ربڑ لے گا۔

نئی دہلی ۹ ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اگلے ہفتہ ہندوستان اور چین میں تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو رہے ہیں یہ معاہدہ دو سال کیلئے ہوگا۔ معاہدہ کے تحت چین بمبئی اور کلکتہ میں اور ہندوستان پیکنگ اور تبت کے ایک شہر میں اپنے تجارتی ایجنٹ مقرر کر دے گا۔